رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خلیفہ نمبر ۵۶۴ — فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ — ۱۸ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ★ ۴ نبوت ۱۳۳۴ ہش ۴ نومبر ۱۹۵۵ء ★ نمبر ۲۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

ربوہ ۳ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۵ء کو بعد نماز عصر مکرم سید علی احمد صاحب بٹالوی مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کے رضاکاروں نے ضلع کے دور افتادہ علاقوں تک میں

جا جا کر سیلاب زدگان کو کھانے پینے کی اشیا کپڑے اور ادویہ وغیرہ بہم پہنچائی ہیں

جماعت احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کی شاندار امدادی سرگرمیوں پر ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع

مغربی پاکستان کے جن علاقوں میں بھی سیلاب کی وجہ سے لوگوں کو ناقابل بیان مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ ان تمام علاقوں کی مقامی مجالس خدام الاحمدیہ نے ریلیف کا کام سرانجام دینے اور اس طرح مخلوق خدا کی خدمت بجا لانے میں اپنے فرض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے۔ اور ان سب مجالس کی امدادی سرگرمیوں کا سلسلہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر ہدایت بدستور جاری ہے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے رضاکار بھی مرکز سلسلہ سے سیلاب زدہ علاقوں میں جا جا کر مصیبت زدگان کی ہر ممکن خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا تذکرہ گاہے گاہے الفضل میں آتا رہا ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں احمدیہ ریلیف کمیٹی جو خدمات سرانجام دے رہی ہے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے نے بھی دیگر اداروں کی امدادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ان کا تذکرہ نہایت شاندار الفاظ میں کیا ہے۔ جو سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے حوالہ سے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

"احمدیہ ریلیف کمیٹی سیالکوٹ کے پچاس کے قریب رضاکار مختلف سیکٹروں میں سیلاب زدگان کو امداد بہم پہنچانے میں مصروف ہیں۔ ان رضاکاروں میں ڈاکٹر صاحبان مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والے افراد اور سماجی خدمت بجا لانے والے دیگر کارکن شامل ہیں۔ ان لوگوں نے ضلع کے دور افتادہ اور دراز ترین علاقوں تک میں جا جا کر مصیبت زدگان کو ادویہ اور ریلیف کا دوسرا سامان بہم پہنچایا ہے۔" (سول اینڈ ملٹری گزٹ یکم نومبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۳)

سیکرٹری صاحب احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کی طرف سے جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:

سیالکوٹ ۲۶ اکتوبر۔ سیالکوٹ سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر دریائے راوی کے کنارے جو تباہی ہوئی ہے۔ وہ طوفان نوح نہ سہی۔ مگر اس سے کم بھی نہیں۔ اس وقت راوی وہاں دو حصوں میں بہ رہا ہے۔ حالیہ سیلاب کے دوران راوی نے چھ گاؤں کنارے سے کاٹ کر اپنی لپیٹ میں لے لئے ہیں۔ جو اب جھیل کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ آج بھی جبکہ سیلاب گزرے ۲۲ دن ہو گئے ہیں۔ ان دیہات تک جانے کے لئے کمر تک پانی عبور کرنا پڑتا ہے۔ وہاں کے پاکستانی باشندوں کی قربانی بے مثال ہے ان کے رہنے کے لئے کوئی پناہ نہیں۔ ہر ایک چیز تباہ ہو چکی ہے۔ رات کو لوگ سردی میں بہت مشکل سے گزارہ کرتے ہیں۔ وہ یہ سب کچھ اس لئے برداشت کر رہے ہیں کہ اگر ہم یہ جگہ خالی کر کے چھوڑ گئے۔ تو کہیں یہ علاقہ قبضہ سے نہ نکل جائے۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ تحصیل شکر گڑھ پاکستان کا انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ اور عام حالات میں بھی وہاں راستوں اور پلوں کی یہ حالت ہے کہ پہونچنے اور واپس آنے میں سخت دشواری پیش آتی ہے۔ اب سیلاب کے بعد جو حالت کچے راستوں اور نالوں کی ہوئی ہوگی۔ وہ ظاہر ہے۔ ان لوگوں تک فوری ریلیف نہ پہنچنے کی وجہ راستوں کی خرابی ہی تھی۔

ریلیف کا سامان

۲۳ اکتوبر کو ایک پورا ٹرک احمدیہ ریلیف کمیٹی نے جس میں ۴۸۲۰ گرم و سرد کپڑے۔ نمک۔ گڑ۔ ماچس۔ برتن۔ دیسی صابن تھا۔ تحصیل شکر گڑھ بھجوایا گیا یہ ٹرک راستہ خراب ہونے کی وجہ سے آگے نہ جا سکا۔ چنانچہ سامان اونٹوں پر لدوا کر کوٹ نیناں لیجایا گیا کچھ سامان تو کوٹ نیناں سیکٹر میں تقسیم کرنے کے لئے رکھ لیا گیا۔ اور زیادہ سامان جگیال لیجایا گیا۔ جہاں سے خدام نے ۶ بجے رات کے قریب اسے اپنے سروں پر اٹھوا کر دریا کے پار پہنچایا۔ کوٹ نیناں سیکٹر میں حاجی پور گجراں داس گاؤں کے ۸۰ آدمی ہلاک ہوئے) کینٹھ براہماں۔ ڈھگوال۔ سمیال۔ الیاس پور۔ ٹھڈے والی وغیرہ دیہات کے مصیبت زدگان میں کپڑا

(باقی صفحہ ۸ پر)

پاکستان اور انڈونیشیا کے تجارتی معاہدہ میں مزید توسیع کا امکان

کراچی ۳ نومبر پاکستان اور انڈونیشیا کے تجارتی معاہدے کی میعاد اگلے ماہ ختم ہو رہی ہے۔ لیکن خیال یہ ہے۔ کہ اس کی میعاد میں مزید توسیع کر دی جائے گی۔ آغاز کار یہ معاہدہ یکم جنوری ۱۹۵۳ء سے عمل میں آیا تھا۔ لیکن جب ۳۱ دسمبر کو اس کی میعاد ختم ہونے لگی۔ تو دونوں حکومتوں کی منظوری سے اس میں دسمبر ۱۹۵۵ء تک توسیع کر دی گئی تھی۔

محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی علالت اور درخواست دعا

اخویم محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کچھ عرصہ سے متواتر بیمار چلے آ رہے ہیں۔ لیکن گزشتہ چند ہفتوں سے ان کی صحت زیادہ خراب ہے۔ بارشوں و سیلاب کے باعث ذرائع رسل و رسائل مسدود ہونے کی وجہ سے ان کے متعلق لاہور کو اطلاع موصول نہ ہوئی تھی۔ اب تازہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ وہ ملیریا بخار کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ اور ساتھ خشک کھانسی کی تکلیف نے بے حد کمزور کر دیا ہے۔ تیسرے چوتھے روز ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔ اور ضعف کے باعث چارپائی سے اٹھنا تک محال ہے۔ معدہ میں بھی تکلیف ہے اور غذا برائے نام رہ گئی ہے۔ نظر بھی دھندلا گئی ہے۔ اور لکھنا پڑھنا بہت دشوار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جملہ عوارض دور فرما کر کامل طور پر شفایاب فرمائے۔ آمین

خاکسار رشید احمد ارشد از ربوہ

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر میں برادرم خان بشیر احمد خان صاحب رفیق بی۔ اے کا نکاح سلیمہ بیگم بنت خان زادہ عبدالرحمٰن خان بی اے آف اسماعیلہ کے ساتھ بعوض مبلغ پندرہ سو روپیہ حق مہر مکرم مولوی چراغ دین صاحب انچارج مبلغ پشاور نے پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو یاد رہے کہ برادرم بشیر احمد صاحب رفیق بی اے سرحد کے پہلے نوجوان ہیں جنہوں نے بی اے کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اور اب جامعۃ المبشرین میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

چوہدری عبدالمالک خان کوہاٹ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء

تصوّرات میں اختلاف

دنیا میں کوئی نام کا بھی مسلمان ایسا نہیں ہے۔ جس سے کہا جائے۔ کہ حکومت کے اصول اسلامی ہونے چاہئیں۔ تو وہ یہ کہے۔ کہ نہیں۔ عالم سے عالم اور اَن پڑھ سے اَن پڑھ مسلمان بھی اسلامی اصولوں کے حق میں ہی رائے دیگا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جن کو مغرب زدہ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ اشتراکی خیال کے مسلمان بھی کھلم کھلا اسلامی اصولوں کے خلاف آواز نہیں اٹھائیں گے۔ لیکن اگر آپ ان تمام طبقات سے اسلامی اصولوں کے متعلق توضیح چاہیں گے۔ تو ان میں ہر طبقہ کے خیالات نہ صرف ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں متضاد ہوں گے۔ اور آپ اگر ان توضیحات کا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ تمام گروہ صرف اسلام کے لفظ میں تو متفق اور متحد ہیں۔ مگر سب کا تصوّرِ اسلام جدا جدا ہے۔

اس کی ایک واضح ترین مثال مودودی صاحب کی اسلامی جماعت اور بعض دیگر علمائے کرام میں جو تنازعہ اس وقت چل رہا ہے پیش کرتا ہے۔ توحید باری تعالیٰ کے بعد رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایسا امر ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کا متفق ہونا ضروری ہے۔ اسلام دنیا میں اس عظیم الشان انسان کے ذریعہ آیا۔ اور جب تک آپ کی رسالت پر ایمان نہ لایا جائے۔ نہ تو قرآن کریم کی نعوذ باللہ کوئی وقعت قائم رہتی ہے۔ اور نہ توحید باری تعالیٰ کا ہی صحیح تصور پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر جو تنازعہ اس وقت مودودی صاحب اور بعض علمائے کرام میں چل رہا ہے۔ وہ اس بنا پر ہے۔ کہ علمائے کرام کو مودودی صاحب کی بعض تحریرات پر یہ اعتراض ہے۔ کہ آپ نے اپنی ان تحریرات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی (نعوذ باللہ) توہین کی ہے۔ اور اس لئے وہ خارج از اسلام ہیں۔ یہ الزامات کوئی آج ہی علمائے کرام نے مودودی صاحب پر نہیں لگائے۔ بلکہ مودودی صاحب کے سیاست سے میدانِ اسلام میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی جوں جوں آپ اپنے خاص اسلام کو اپنی تصنیفات میں پیش کرتے رہے ہیں۔ علمائے کرام نے ان کی حرف گیری کی ہے۔ اور آپ پر کفر و ارتداد کے فتوے لگائے ہیں۔

ہمیں اس تنازعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم صرف یہ حقائق اس لئے بیان کر رہے ہیں۔ کہ یہ حقائق ہیں اور اس بات کا پتہ دیتے ہیں۔ کہ اَن پڑھ تو اَن پڑھ بلکہ مغرب زدہ تو مغرب زدہ خود علمائے کرام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے متعلق تصور یکساں نہیں ہے۔ اور ایک بات جو مودودی صاحب کے نزدیک بالکل صحیح ہے۔ اکثر علمائے کرام کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کے مترادف ہے۔

اس تنازعہ میں جو کچھ ہم نے سمجھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر بات دینی حیثیت نہیں رکھتی۔ بلکہ ان کے بعض قیاسات بعینہٖ صحیح نہیں ہوتے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اکرم کو اندیشہ تھا۔ کہ دجال آپ کے زمانہ یا بعد کے قریب زمانہ میں خروج کریگا۔ مگر آج تک یہ اندیشہ پورا نہیں ہوا۔ آپ کے مخالفین اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نعوذ باللہ جھوٹ بولنے کا الزام سمجھتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے وہ مودودی صاحب کو کفر کا مرتکب خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح علمائے کرام اور بھی مودودی صاحب کی کئی ایک تحریریں پیش کرتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک کفر کے مترادف ہیں۔

دونوں طرف سے مودودی صاحب کے حق میں اور خلاف لوگوں کی فہرستیں شائع ہو رہی ہیں۔ ایک گروہ نوائے پاکستان میں علمائے کرام کی تائید میں آراء پیش کر رہا ہے۔ اور دوسرا گروہ مودودی صاحب کی بے گناہی کا اظہار کر رہا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ ہمیں اس تنازعہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن اس تنازعہ سے جو بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اسی پاکستان میں ایسے گروہ اور افراد ہیں۔ جو اسلام کے دعویدار ہیں۔ مگر اسلام کی توضیح میں مشرق و مغرب کا اختلاف رکھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر تحقیقات کے نقطۂ نظر سے اس کا جائزہ لیا جائے۔ تو سوا اسلام کے نام کے دو گروہ بلکہ دو عالم بھی ایسے نہیں ملیں گے۔ جو توضیح اسلام میں باہم متفق ہوں۔

ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کرتے۔ کہ یہ باہمی اختلافات قدرتی ہیں۔ اور مختلف طبائع ہر بات کو محدود ذاتی نقطۂ نظر سے دیکھتی ہیں۔ ایسے اختلافات کبھی مٹ نہیں سکتے۔ اور نہ کبھی مٹے ہیں۔ اور نہ ان کا مٹانا مناسب ہی ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ "اختلاف اُمتی رحمة"۔ یعنی اختلافات رحمت ہیں۔

لیکن جب یہ اختلافات ایسی تلخی اختیار کر لیتے ہیں۔ کہ مسلمان مسلمانوں کو اس حد تک کافر گرداننے لگتے ہیں۔ کہ اسے مرتد اور واجب القتل تک ٹھہرا دیتے ہیں۔ تو یہ رحمت فی الفور زحمت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ ایک بڑی کینہ اور مہلک بیماری ہے۔ جو دینی علماء کو اکثر لگ جاتی ہے۔ اور بڑھتے بڑھتے یہ قوموں کی تباہی کا باعث بن جاتی ہے۔ اس کی واضح ترین مثال ازمنہ وسطیٰ میں یورپ کے عیسائی فرقوں میں ملتی ہے۔ اگرچہ اسلام کی تاریخ میں بھی اس بیماری نے کچھ کم تباہی نہیں ڈالی۔ ہر ایک فرقہ اپنے تئیں ناجی اور باقی تمام دنیا کو جہنمی سمجھنے لگتا ہے۔ یہاں تک تو خیر لیکن یہیں تک بس نہیں کی جاتی۔ بلکہ ہر فرقہ نہ صرف اپنے تئیں ناجی اور دوسروں کو جہنمی سمجھتا ہے۔ بلکہ اپنے پر یہ خود ساختہ فرض بھی عاید کر لیتا ہے۔ کہ دوسروں کو بالجبر جہنم سے بچانا ضروری ہے۔ اور یہ ذہنیت مبالغہ کی حدود سے بھی تجاوز کر کے محض وحشت و بربریت رہ جاتی ہے۔

اس مہلک بیماری کا علاج اسلام نے تیر بہدف "لا اکراہ فی الدین" کے عظیم الشان اصول سے کیا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ یورپ تو اسلام کے اس اصول کو استعمال کر کے آج شفایاب ہو چکا ہے۔ مگر مسلمانوں میں اس بیماری کے آثار کم ہونے کی بجائے بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔

حیرت ہے کہ قرآن پاک کی روشن تعلیم ہوتے ہوئے اور تاریخ کی واضح شہادتوں سے اس کا واضح ثبوت ملتے ہوئے ہمارے اکثر اہلِ علم حضرات جن میں خود مودودی صاحب جو اصلاح شدہ اسلام کے دعویدار ہیں۔ اس لادینی ذہنیت کا اظہار بے باکی سے کرتے ہیں۔ اور سوا اپنے حلقہ بگوشوں کے جن کو وہ صالحین کہتے ہیں۔ تمام دوسروں کو رسمی اور اسمی مسلمان بتاتے ہیں۔ اور اسلام کے نام پر ایسی ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ کہ جن کو پڑھ کر انسان شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ صرف ایک مثال ملاحظہ ہو۔ قتلِ مرتد کے مسئلہ کو قرآن کریم کی آیات کو توڑ موڑ کر اور احادیث نبویؐ سے من مانے مطالب نکال کر ان کو عقلی دلائل سے بھی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہاں تک مضحکہ خیز باتیں کہہ جاتے ہیں کہ

"اگر وہ (مرتد۔ ناقل) ایسا ہی راستی پسند ہے۔ کہ منافق بن کر رہنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جس چیز پر اب ایمان لایا ہے۔ اس کی پیروی میں صادق ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں پیش نہیں کرتا۔" (ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں مصنفہ مودودی صاحب صفحہ ۵۳)

یعنی ع کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

یہ مودودی صاحب ہیں۔ کہ جب مارشل لاء کی عدالت نے آپ کو فساد فی الارض کی بناء پر چودہ سال قید کی سزا دی۔ تو ان کی جماعت نے پراپیگنڈا کی وہ مہم چلائی۔ کہ توبہ توبہ۔ کہیں دستخطوں پر دستخط کرائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہیں ایک پارٹی نکل کر مختلف جگہوں سے اخبارات اور حکومت کے نام خطوں پر خط لکھ رہی ہے کہیں پلے کارڈ لے لے کر بازاروں میں چلنے والوں کی جان کا عذاب بنے ہوئے ہیں۔ اگر پاکستان میں خدانخواستہ مودودی صاحب کے حریف علمائے کرام کے ہاتھ اقتدار حکومت آ جائے۔ تو کیا وہ خوشی سے اپنے آپ کو پیش کر دیں گے؟ یقیناً نہیں۔ بلکہ وہ اپنا جتھا بنا کر ان کی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کریں گے۔ اور پاکستان کی پاک زمین بے گناہوں کے خون سے لالہ زار بن جائے گی۔ وعلیٰ ہذا القیاس اگر اس کے برعکس مودودی صاحب حکومت پر قابض ہو جائیں۔ تو وہ اپنے اصولوں کے مطابق مجبور ہوں گے۔ کہ مخالفین کو چن چن کر مٹا دیں۔ کیا نہیں؟

سخت حیرانی کی بات یہ ہے۔ کہ یہی لوگ ہیں جو "قرآن کی حکومت" کی دن رات رٹ ہی نہیں لگا رہے۔ بلکہ پاکستان کی ہر حکومت کو زچ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے سوال یہ ہے کہ جب اہلِ علم حضرات کا یہ عالم ہے۔ چونکہ یہی لوگ اسلامی حکومت کے داعی ہیں۔ کیا اسلامی حکومت کے یہاں وہی معنے نہ کئے جائیں گے۔ جو یورپ میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ازمنہ وسطیٰ میں عیسائیت کے کرتے تھے۔ اور جس کی وجہ سے یورپ کی زمین بے گناہوں کے خون سے لالہ زار بن گئی تھی۔ اگر ہم یورپ سے سبق نہیں سیکھنا چاہتے۔ تو اپنی تاریخ پر ہی نظر دوڑائیے۔ خوارج نے اور شیعہ سنّی نے ہر عہد میں کیا کچھ نہیں کیا۔ خیر اگر آپ تجربہ کرنا ہی چاہتے ہیں۔ تو ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔

من جرب المجرب ......

اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت بجا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حکومتی کاروبار چلانا صحیح ہے۔ بلکہ نہایت ضروری ہے۔ مگر خدا کے لئے پہلے اسلامی قانون کے بنیادی اصولوں کو تو سمجھ لیجئے۔ جب لا اکراہ فی الدین جیسی واضح آیہ کے معنی الٹا دیئے جائیں۔ اور ہم اپنے عمل سے ہی نہیں۔ بلکہ سوفسطائی استدلال سے سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی طرح اس کے معنے محدود کر دیں۔ اور ان میں لادینی جبر و اکراہ بھر دیں۔ تو بتایئے۔ کہ وہ کونسی اسلامی شریعت ہے جو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رحمت ہے۔ جس کو ہم دنیا کے سامنے بطور نمونہ کے پیش کرنا چاہتے ہیں۔

خطبہ جمعہ ۸۵

تمہاری راتیں اور تمہارے دن دعاؤں میں صرف ہونے چاہئیں تاکہ تمہیں خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت حاصل ہو

میرے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کرو تا اللہ تعالیٰ صحیح طور پر تمہارے کام کی نگرانی کرنیکی توفیق دے

تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے جلد سے جلد لکھواؤ اور کوشش کرو کہ یہ وعدے ڈیوڑھے دو گنے چار گنے بلکہ پانچ گنے ہو جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء ـــ بمقام ربوہ
خطبہ نویس۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

ـــ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل ـــ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

سب سے پہلے تو میں

واقفین زندگی

کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ وہ آئندہ جماعت کے مبلغ بننے والے ہیں۔ اور دعا کے بغیر کوئی مبلغ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں ان کے لئے راہبر بنایا ہے۔ اور راہبری کے لئے ضروری ہے کہ راہبر تندرست ہو۔ اس لئے تم خصوصیت سے میرے لئے دعائیں کرو۔ اور اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کو کوئی بشارت ملے۔ تو وہ مجھے بھی اس سے اطلاع دے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ تمہاری دعاؤں سے مجھے صحت ہوگی۔ اور میں تمہارے

کام کی نگرانی

صحیح طور پر کر سکوں گا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ خود تمہاری روحانیت ترقی کرے گی۔ گویا ایک تیر سے دو شکار ہوں گے۔ ایک طرف تمہارا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا جائیگا۔ اور دوسری طرف تم سے کام لینے کا فرض جس انسان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کی طاقت قوت اور عقل میں ترقی ہوگی۔ اور وہ مناسب طور پر تمہارے کام کی نگرانی کر سکے گا

یاد رکھو

جو شخص روحانیت میں ترقی کرتا ہے وہی دنیا کا سردار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ الارض والسماء معک کما ھو معی (حقیقۃ الوحی ص۸۷) یعنے زمین اور آسمان اسی طرح تمہارے ساتھ ہیں جس طرح وہ میرے ساتھ ہیں۔ اسی طرح اگر تم دعائیں کرو گے تمہیں بھی آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ جو کتابیں تم سکول میں پڑھتے ہو۔ ان سے آسمان اور زمین نہیں مل سکتے۔ صرف۔ نحو اور منطق پڑھنے سے تمہیں آسمان اور زمین نہیں ملیں گے ہاں اگر تم دعائیں کرو گے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکو گے تو تمہیں آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ اور اگر ان دعاؤں میں تم مجھے بھی شامل کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ کہے گا۔ کہ یہ لوگ اب کام کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کام لینے والے کے لئے دعا کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ خود کام کرنا چاہتا ہے۔ تم دیکھ لو میٹ مزدوروں کی نگرانی کرتا ہے۔ مزدور چاہتا ہے کہ میٹ کہیں چلا جائے۔ تا وہ آرام کر سکے۔ لیکن اگر مزدور خود میٹ کو آواز دیتا ہے۔ تو اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ کام کے لئے تیار ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں۔ کہ وہ کام کرے۔ یاد رکھو

ایک ایک مبلغ کے ذریعہ

سینکڑوں اور ہزاروں لوگ۔ احمدیت میں داخل ہونے چاہئیں۔ لیکن اس وقت کئی مبلغ ایسے ہیں۔ جو نہایت بے حیا مونہہ سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سال میں دو افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اگر سال میں ایک مبلغ کے ذریعہ دو افراد ہی احمدیت میں داخل ہوں۔ تو کسی ملک میں پھیلنے کے لئے تمہیں پچاس ہزار سال چاہئیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ تمہاری کمریں ابھی سے ٹیڑھی ہوتی جا رہی ہیں۔ ابھی سے جماعت کے کھاتے پیتے لوگ اپنے بچوں کو دنیا کی طرف دھکیلنے لگ گئے ہیں۔ پچاس ہزار سال کے بعد تو تم مردار کتے کی طرح ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو جو مبلغ سال میں ہزاروں احمدی نہیں بناتا۔ وہ مغضوب علیہ ہے واقف زندگی نہیں۔ اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور وہ شیطان کا واقف زندگی ہے۔ خدا تعالیٰ کا واقف زندگی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا واقف زندگی ہوتا۔ تو وہ دو آدمیوں کے آنے پر کیوں خوش ہو جاتا۔ اسے تو چاہیئے تھا کہ ہزاروں ہزار افراد اس کے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل ہوتے۔ پس علاوہ اپنے مفوضہ کام کے تم

میرے لئے بھی دعائیں کرو

اور اپنے لئے بھی دعاؤں میں لگے رہو۔ تم دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دماغوں میں اخو پیدا کرے۔ تمہیں بلند حوصلے بخشے۔ تمہیں قوی اور شجاع بنائے۔ تمہیں وہ طریق سکھائے۔ جس کے نتیجہ میں لوگ تمہاری بات مان لیں۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی دعا کی تھی۔ واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی (طٰہٰ ع۲) اے خدا جو کام تو نے میرے سپرد کیا ہے۔ میں اسے ادا کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ لیکن تو جانتا ہے۔ کہ میری کوشش سے کچھ نہیں بنے گا۔ اس لئے تو آپ میری زبان کی گرہیں کھول۔ تا کہ لوگ میری بات سمجھنے لگ جائیں۔ کیونکہ جو لوگ میری بات سمجھنے لگ جائیں گے۔ وہ آہستہ آہستہ میری بات ماننے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے پس یاد رکھو کہ جس مبلغ کے ذریعہ ہزاروں لوگ جماعت میں داخل نہیں ہوتے۔ وہ مغضوب علیہ ہے۔ اور وہ واقف للہ نہیں بلکہ واقف للشیطان ہے۔ پس تم

دعاؤں میں لگ جاؤ

اور ظاہری علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ ظاہری علوم بھی بڑے کام کی چیز ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ تمہاری راتیں اور تمہارے دن دعاؤں میں صرف ہونے چاہئیں۔ تا کہ جو فقرہ بھی تمہارے منہ سے نکلے۔ وہ اپنے اندر اثر رکھتا ہو۔ اور اس کی وجہ سے ہزاروں لوگ تمہارے پیچھے چلے آئیں۔ اور دین کے فوارے تمہارے منہ سے نکل پڑیں۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی بشارتیں اپنے کانوں سے سنو۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا بشارتیں ملی تھیں۔ آج یہ حالت ہے کہ بیماری کی وجہ سے میرے دل پر گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے حالانکہ تم اتنی بڑی تعداد میں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی اکیلے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو فرمایا:

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اسی طرح اس نے

آپ کو بشارت دی

کہ "میں تجھے بہت برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔ یہ سب کچھ آپ کی انابت اور توجہ الی اللہ کی وجہ سے ہوا۔ اگر تمہارے اندر بھی اسی قسم کا یقین پیدا ہو جائے اور تم بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھکو۔ تو اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائید تم میں سے بھی ہر ایک کو حاصل ہوگی۔ اور دنیا بھی تمہیں ملے گی۔ اور دین بھی تمہیں ملے گا۔ دیکھو بعض اوقات کتنے چھوٹے چھوٹے فقرات ہوتے ہیں۔ جو بڑی شان سے پورے ہو جاتے ہیں۔ الفضل کی فائلیں لائبریری میں موجود ہیں تم ان میں دیکھ لو۔

آج سے قریباً پانچ سال قبل

مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ

"سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا۔"

اور میں نے لکھا تھا کہ

"جس وقت یہ الہام ہو رہا تھا۔ میرے دل میں ساتھ ہی ڈالا جاتا تھا۔ کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کے ساتھ لگتا ہے اور دونوں طرف سے مراد یا تو دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں۔ اور یا ریل یا سڑک کے دونو طرف ہیں۔ جو کراچی اور پاکستان کے مشرق

علاقوں کو ملاتی ہے۔"
(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۵۱ء)
اب دیکھ لو۔ پانچ سال کے قلیل عرصہ میں ملک میں

دو دفعہ خطرناک طوفان

آچکے ہیں۔ یہاں تک کہ اس سیلاب پر غیر احمدی بھی پکار اٹھے ہیں۔ کہ یہ طوفان نوح کے طوفان کی طرح تھا۔ یہ کتنا شاندار نشان ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے دکھایا اور الہام کے کتنے واضح الفاظ ہیں۔ کہ "سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا"۔ پھر دیکھ لو۔ کس طرح پانچ سال میں متواتر دو دفعہ خطرناک طوفان آئے۔ جن سے سندھ سے لے کر پنجاب تک کے سب علاقے متاثر ہوئے۔ پچھلے پچاس سال میں ایک دفعہ بھی اس قسم کا کوئی طوفان نہیں آیا تھا۔ لیکن اب پانچ سال کے عرصہ میں دو دفعہ خطرناک طوفان آچکے ہیں۔ جو لوگوں کی تباہی کا باعث بنے ہیں۔ مگر یاد رکھو

ہمارا خدا قادر ہے

اگر وہ سندھ سے پنجاب تک اتنے قہری نشان دکھا سکتا ہے۔ تو وہ تبشیری نشان بھی دکھا سکتا ہے۔ اس کا قبضہ صرف دریائے سندھ اور پنجاب کے دریاؤں پر ہی نہیں بلکہ دل بھی اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ وہ اگر دریائے سندھ اور پنجاب کے کناروں کو توڑ سکتا ہے تو وہ دلوں کو کیوں نہیں توڑ سکتا۔ وہ بیشک ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن ضرورت ہے۔ کہ تم دعائیں کرو اور خدا تعالےٰ کے سامنے جھکو اور اس بات پر کبھی خوش نہ ہو۔ کہ ایک شخص بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا ہے بلکہ تمہیں خوشی کا احساس اس وقت ہونا چاہیئے۔ جب احمدیت میں داخل ہونیوالوں کی تعداد سینکڑوں اور ہزاروں تک پہنچ جائے۔ میں نے ایک دفعہ جماعت کو توجہ دلائی کہ ہر احمدی کو

سال میں کم سے کم ایک احمدی

بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس پر مولوی محمد عبد اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں سال میں ایک احمدی نہیں سو احمدی بناؤں گا چنانچہ جب وہ اگلے جلسہ پر آئے۔ تو اس وقت ایک آدمی ان کے ساتھ تھا۔ جسے وہ بیعت کرانے کے لئے ساتھ لائے تھے۔ انہوں نے کہا آپ دفتر سے معلوم کر لیں میں ۹۹ افراد کی بیعت پہلے کرا چکا ہوں۔ اور اب یہ سوواں آدمی ہے۔ جسے میں بیعت کرانے کے لئے لایا ہوں۔ میرا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب بے شک مولوی کہلاتے تھے۔ لیکن تھے وہ ایک عام زمیندار۔ ویسے انہیں تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اب دیکھو اگر ایک زمیندار سال میں ایک سو آدمی احمدیت میں داخل کرا سکتا ہے۔ تو ایک مبلغ کو تو سال میں سو احمدی بنا کر بھی شرم محسوس کرنی چاہیئے۔ پس تم ایک یا دو آدمیوں کو احمدی بنا لینے پر خوش نہ ہو

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کہتا ہے انا عند ظن عبدی بی (کنز العمال جلد ۱۱) کہ میرا بندہ جس طرح کا گمان مجھ پر کرتا ہے۔ میں اس کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ اگر تم ایک آدمی پر خوش ہو گے۔ تو اللہ تعالےٰ تمہیں ایک آدمی دے گا۔ دو پر خوش ہو گے تو وہ تمہیں دو دے دے گا۔ لیکن اگر تم ایک کروڑ پر بھی راضی نہ ہو۔ اور یہ دعا کرو کہ اے خدا۔ میں تو تبھی خوش ہوں گا۔ جب تو مجھے پچاس کروڑ دے۔ تو خدا تعالےٰ بھی تمہارے ساتھ اس کے مطابق سلوک کرے گا۔ پس تم اسباب پر فخر نہ کرو کہ تمہارے ذریعہ ایک یا دو آدمی احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں بلکہ تم اس وقت تک خوشی محسوس نہ کرو۔ جب تک کہ تم ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں افراد کو احمدیت میں داخل نہ کر لو۔ تم دیکھو۔ اللہ تعالےٰ کا یہ

کتنا بڑا نشان ہے

کہ آج سے پانچ سال پہلے اس نے مجھے الہاماً بتایا تھا کہ "سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا"۔ اس نے یہ فقرہ مجھ جیسے کمزور انسان کے منہ سے جو نبی بھی نہیں کہلوایا۔ اور پھر اس نے اس الہام کو اس شان سے پورا کیا۔ کہ دشمن بھی چلا اٹھا۔ کہ یہ طوفان نوح کے طوفان کی طرح تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام بہت بڑے نبی تھے۔ لیکن اس نے مجھ جیسے کمزور آدمی کے منہ سے وہی بات نکلوائی اور پھر اسے پورا بھی کر دیا۔ یہ محض اس کی دین ہے۔ ورنہ اپنی ذات میں میں کچھ بھی نہیں۔

پھر تم یہ دعا بھی کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ آئندہ ہمارے ملک کو ایسے عذابوں سے محفوظ رکھے۔ اور وہ اسے تباہ کرنے کی بجائے ترقی عطا فرمائے کیونکہ جو ذات تباہ کر سکتی ہے۔ وہ اسے بچا بھی سکتی ہے۔

تم دعائیں کرو

کہ اے خدا ہم تیری قدرتوں کو مانتے ہیں۔ اور ان پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن تو عذابوں کے ذریعہ نہیں بلکہ اپنی رحمت کے ذریعہ اپنا چہرہ دکھا۔ بجائے اس کے کہ تو ہمیں گناہ کرنے دے۔ اور پھر پکڑے تجھے یہ بھی طاقت حاصل ہے کہ تو ہمیں گناہ کرنے ہی نہ دے اور سارے ملک پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے

کل میں نے

ایک رؤیا دیکھا ہے

جس کا میں اس وقت ذکر دینا چاہتا ہوں اس دن ایک عزیز کی طرف سے مجھے ایک پیغام آیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے خیال آتا ہے۔ کہ کہیں اسی وجہ سے مجھے یہ رؤیا نہ ہوا ہو۔ ویسے عام طور پر مجھے کسی خیال کے اثر کے نیچے رؤیاء نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ تو میں کسی امر کے متعلق کئی کئی دن تک سوچتا رہتا ہوں۔ اور پھر بھی مجھے کوئی رؤیا دکھائی نہیں دیتا۔ بہرحال اس دن ہماری ایک عزیز عورت ہمارے گھر آئیں اور انہوں نے کہا کہ مجھے فلاں عزیز نے آپ کو یہ پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ حقہ پیا کریں۔ اس سے آپ کو آرام آجائے گا۔ ہم اس پر ہنس پڑے کہ وہ خود حقہ پیتا ہو گا۔ تبھی اسے یہ خیال آیا ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ یہ رؤیا اس کے اثر کے نتیجہ میں نہ ہو۔ بہرحال

میں نے رؤیاء میں دیکھا

کہ دو سگرٹ میرے ہاتھ میں ہیں۔ بعض غیر احمدی دوست جب ملنے کے لئے آتے ہیں اور وہ سگریٹ پیتے ہیں۔ تو جس طرح وہ سگرٹ کو ہلاتے ہیں۔ تو وہ انگلیوں میں آجاتا ہے اسی طرح ان دونوں سگرٹوں میں سے ایک سگرٹ کو میں نے انگلیوں میں لے لیا۔ اور اسے دیا سلائی لگا کر ایک کش لگایا۔ اور اس کی ہوا باہر نکال دی دوسرے سگرٹ کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔ کہ میں نے اسے جلایا ہے۔ یا نہیں جلایا۔ خواب میں عام طور پر تمباکو یا حقہ دیکھنا برا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ رؤیا میں میں نے سگرٹ پیا نہیں۔ بلکہ صرف سلگایا ہے۔ اور پھر ایک کش لگا کر اس کی ہوا باہر نکال دی ہے۔ اسلئے امید ہے کہ اگر کوئی فکر والی بات بھی ہوئی۔ تو اللہ تعالےٰ اسے دور فرما دے گا۔ کیونکہ ہوا کا باہر نکال دینا بتاتا ہے کہ غم اور تشویش والی چیز کو میں نے تلف کر دیا ہے۔ پس اگر کوئی فکر والی بات بھی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ سے امید ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے اس کو دور فرما دے گا بہرحال دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ

ہمارے ملک کے لوگوں پر رحم فرمائے

اور وہ بارشوں کو رحمت والی بارشیں بنائے۔ بارش رحمت والی بھی ہوتی ہے۔ اور عذاب والی بھی۔ تم دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ بارش کو رحمت والی بارش بنائے۔ اور لوگوں کے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ سب سے زیادہ وہ خود تمہارے دلوں کی گرہوں کو کھولے تاکہ تم ایک ایک ہزار بلکہ ایک ایک لاکھ افراد کو احمدیت کی طرف لاؤ۔ تم صرف ایک احمدی بنا لینے پر خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ اگر تم ایک احمدی بناؤ۔ تو تم استغفار کرو۔ کہ یہ میرے کسی گناہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ مجھے تو سینکڑوں اور ہزاروں افراد کو احمدی بنانا چاہیئے تھا۔ اس کے بعد میں جماعت کو پھر

تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتا ہوں

میں نے پچھلے خطبہ میں ایک نئے مشن کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی۔ مگر ابھی تک صرف امریکہ والوں کی طرف سے جواب آیا ہے کہ ہم نئے مشن کے لئے اپنے حصہ کا تین ہزار روپیہ جلد پورا کرنے کی کوشش کریں گے اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے بھی کہا ہے۔ کہ ہم اپنے حصہ کا روپیہ ادا کر دیں گی۔ ان دو کے علاوہ اور کسی کی طرف سے مجھے جواب موصول نہیں ہوا۔ پھر میں نے تحریک جدید کے متعلق کہا تھا کہ اب نئے سال کی تحریک کے لئے کسی لمبے خطبہ کی ضرورت نہیں۔ میں بیماری کی وجہ سے لمبا خطبہ نہیں دے سکتا۔ اسلئے جماعت کے دوست نومبر کے آخر تک کہ جن دنوں میں نئے سال کی تحریک کیا کرتا تھا۔ انتظار نہ کریں۔ بلکہ آج سے ہی

اپنے وعدے لکھوانا شروع کر دیں

میرا یہ خطبہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اسلئے کہ دوستوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ میں اس امر کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ تحریک نہیں کی کہ اس سال ہر شخص لازماً ڈیوڑھا چندہ ادا کرے۔ جو شخص ایک روپیہ بھی ادا نہیں کر سکتا میں اسے ڈیڑھ روپیہ دینے کی تحریک کیسے کر سکتا ہوں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے پچھلے سال مثلاً ایک سو روپیہ چندہ دیا تھا۔ لیکن وہ اس سال ۸۰ روپے دے سکتا ہے۔ تو وہ بے شک ۸۰ روپے ہی ادا کرے۔ ہم اس پر ایسا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے۔ جس کو وہ برداشت نہ کر سکے۔ لیکن اس کا کوئی نہ کوئی دوست تو ہو گا۔ کوئی نہ کوئی رشتہ دار یا ملنے جلنے والا تو ہو گا۔ اور اگر وہ مومن ہے تو اس کا اپنے دوست یا رشتہ دار پر ضرور نیک اثر بھی ہو گا۔ وہ اس دوست یا رشتہ دار کو تحریک جدید میں شامل کرے اگر وہ خود سو روپیہ کی بجائے ۸۰ روپے ادا کرتا ہے۔ تو ۷۰ روپیہ کا وعدہ اس سے لکھوا دے۔ اس طرح یہ رقم خود بخود ڈیوڑھی ہو جائے گی۔ اگر ساری جماعت اس طرح کرے۔ تو چندہ تحریک پچھلے سال کی نسبت یقیناً ڈیوڑھا ہو سکتا ہے اور اگر جماعت کی تعداد دگنی ہو جائے تو چندہ تحریک جدید پچھلے سال کی نسبت تگنا ہو جائے گا۔ بہرحال جماعت کے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں پہلے سے زیادہ حصہ

اس کے علاوہ میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ بعض لوگ

دوسروں کو تبلیغ

کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس بارہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ممانعت ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کا اعلان صرف سرکاری ملازمین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں گورنمنٹ نے جس قاعدہ کا اعلان کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔ کہ "سرکاری ملازمین کو اس امر کی ممانعت کی جاتی ہے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ تبلیغ کریں۔ یا فرقہ وارانہ مباحثوں میں حصہ لیں۔ یا اپنے فرقہ کے لوگوں کی رعایت اور جنبہ داری کریں اگر سرکاری ملازمین نے اپنی سرکاری حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ہدایات کی خلاف ورزی کی۔ یا اپنے ساتھیوں۔ ماتحتوں اور بیرونی لوگوں کے خیالات پر اثر انداز ہوئے۔ تو اس کے نتیجہ میں وہ ملازمت سے برطرف کر دیئے جائیں گے"۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ قاعدہ صرف سرکاری ملازمین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ عام لوگوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں اور

سرکاری ملازمین کا یہ فرض ہے

کہ وہ اس حکم کی تعمیل کریں۔ آخر دنیا میں ہر گورنمنٹ کو یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے ملازمین کے متعلق قانون بنائے۔ اور جب لوگ اس کی ملازمت اختیار کرتے ہیں۔ تو وہ عملاً اس کے قوانین کی پابندی کا اقرار کرتے ہیں۔ پس جب حکومت نے سرکاری ملازمین کے متعلق ایک قاعدہ بنا دیا ہے۔ تو تمام سرکاری ملازمین کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ لیکن اس کا ان لوگوں سے کیا تعلق ہے۔ جو سرکاری ملازمت میں نہیں۔ ان پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ انہیں اپنے فرض کا احساس رکھنا چاہیئے۔ اور تبلیغ میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ مگر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ تبلیغ بھی اسی وقت مؤثر ہوگی۔ جب تم دعاؤں سے کام لوگے۔ اور اپنے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی پیدا کروگے۔ پس

اپنے اندر تغیر پیدا کرو

اور مالی اور جانی قربانی کی عادت ڈالو۔ کئی لوگ اس خیال میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کہ ہم دنیوی ملازمتیں کریں گے۔ تو آمد زیادہ ہوگی اور اسی طرح ہم چندہ بھی زیادہ مقدار میں دے سکیں گے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دین کی خدمت کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ احمدیت کے ایک فدائی خاندان کا ایک نوجوان واقف زندگی تھا۔ اس نے یہ کہہ کر چھٹی لی۔ کہ وہ باہر جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھر دین کی خدمت کے لئے آگے آجائیگا۔ میں جانتا تھا۔ کہ یہ شخص وقف سے بھاگ رہا ہے۔ لیکن جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے میں نے اسے رخصت دے دی۔

جب میں انگلستان گیا

تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ دنیا کمانے کے سوا اس کی اور کوئی غرض ہی نہیں۔ انگلستان کے مبلغ نے مجھ سے شکایت کی۔ کہ وہ چندہ ادا نہیں کرتا۔ جب میں نے اسے ملامت کی۔ تو اس نے کہا پچھلی غلطی معاف کر دیں۔ آئندہ کے لئے میں باقاعدہ چندہ ادا کروں گا۔ اور بقایا کی ادائیگی کے لئے اس نے فوراً ایک چیک لکھ کر دے دیا۔ اب ہمارے مبلغ کا خط آیا ہے۔ کہ جب ہم بنک کے پاس وہ چیک لے کر گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اپنا سارا روپیہ نکلوا کر خرچ کر چکا ہے۔ اب تم دیکھ لو۔ کہ اس شخص کا یہ خیال کس قدر جھوٹا تھا۔ کہ وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے بعد دین کی خدمت کے لئے آجائیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف تھا۔ آپ نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ میں فلاں تعلیم حاصل کر لوں تب میں اسلام کی خدمت کروں گا۔ پھر میں کیسے مان لوں۔ کہ کوئی شخص اپنے اس قول میں سچا ہے۔ کہ میں پہلے بیرسٹر بن لوں۔ تب دین کی خدمت کروں گا۔ وہ شخص اپنے قول میں یقیناً جھوٹا ہے۔ مگر یاد رکھو یہ چیز بھی

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تعلق

رکھتی ہے۔ اپنے زور سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں اپنے گھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب نے شروع سے ہی اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ ایم اے کرنے کے بعد وہ اب تک دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور شروع دن سے ہی انہوں نے میرے ساتھ کام کیا ہے۔ میاں شریف احمد صاحب بھی میرے بھائی ہیں۔ لیکن انہوں نے دین کی خدمت کی طرف کم توجہ کی ہے۔ وہ دین کی خدمت سے بھاگے تو نہیں۔ جو کام انہیں دیا گیا۔ وہ سر انجام دیتے رہے۔ لیکن میاں بشیر احمد صاحب کی طرح انہوں نے اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف نہیں کی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا فعل دیکھو۔ جہاں میاں بشیر احمد صاحب کی اولاد کو دین کی طرف توجہ نہیں۔ وہاں میاں شریف احمد صاحب کی اولاد میں دین کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ احمدیت کے لئے ایک ننگی تلوار ہیں ان کے لڑکوں میں سے ایک تو تجارتی کمپنی میں کام کرتا ہے۔ اور باقی لڑکے دوسرے کام کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا علم ہے۔ وہ جس جس جگہ بھی کام کرتے ہیں۔ محبت اور پیار سے دوسروں کو حق پہنچاتے ہیں۔ اور جہاں قانون کی اجازت کے ماتحت وہ مقامی انجمنوں کی امداد کر سکتے ہیں۔ وہاں ان کے ساتھ شامل ہو کر انہیں صحیح طور پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور فتنوں کو دور کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ میاں بشیر احمد صاحب کا صرف ایک بیٹا تبلیغ کی طرف توجہ رکھتا ہے۔ اور وہ منیر احمد ہے۔ بچپن میں تو ہم اسے کمزور خیال کرتے تھے۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کرنے والا نوجوان ہے۔ پس دین کی خدمت کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے ورنہ نہیں۔ اسی لئے میں نے واقفین زندگی کو تحریک کی ہے۔ کہ وہ رات دن دعاؤں میں لگے رہیں۔ کیونکہ جب تک عمل کی توفیق نہ ملے۔ خالی قول مفید نہیں ہوتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔

کئی واقفین زندگی

وقف سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں ہمیں معاف کر دیں۔ اب ہم دین کی خدمت سے نہیں بھاگیں گے۔ لیکن کچھ دیر خدمت کرنے کے بعد وہ پھر بھاگ جاتے ہیں۔ بے شک توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ اور کوئی شخص کسی کو توبہ کرنے سے نہیں روک سکتا۔ مگر دنیا کی محبت انسان کو بعض دفعہ توبہ کا موقع بھی نہیں دیتی۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی نبی کو گالیاں دیتا ہے۔ لیکن پھر توبہ کر لیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے بھی معاف کر دیتا ہے۔ پھر وقف توڑنا کونسا ایسا گناہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ معاف نہیں کر سکتا۔ یقیناً وہ یہ گناہ بھی معاف کر سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ گو توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ لیکن جب انسان گناہ کرتا ہے۔ تو اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے لئے توبہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے واقفین زندگی سے کہا ہے۔ کہ وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ اور جماعت سے میں کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر

تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے

لکھوائیں۔ کراچی کی جماعت اول تو ایک ایک ماہ تک وعدوں کے متعلق کوئی اطلاع ہی نہیں بھیجتی اور اگر ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی خط آتا ہے۔ تو یہ کہ وہ اگلے سال کا چندہ وصول کر رہے ہیں حالانکہ امام کی اطاعت ہی اصل چیز ہے۔ امام اگر وعدے لکھوانے کے لئے کہتا ہے۔ تو چندہ کی وصولی بھی بے شک کرو۔ لیکن زیادہ زور وعدوں کے لکھوانے پر دو۔ ویسے جماعت کراچی مخلصین کی جماعت ہے۔ جماعت کے امیر چودھری عبداللہ خاں صاحب کو خدا تعالیٰ نے احمدیت کے لئے اخلاص بخشا ہے۔ اور ان پر مزید فضل یہ کیا ہے۔ کہ انہیں عمدہ نائبین عطا کئے ہیں۔ جب بھی ہمیں جماعت احمدیہ کراچی سے کوئی کام ہوتا ہے۔ انہیں صرف تار یا چٹھی بھیج دینا ہی کافی ہوتا ہے۔ تار یا چٹھی کے پہنچتے ہی وہ دیوانہ وار اس کام میں لگ جاتے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال پچھلے سال کی طرح غلطی نہیں کریں گے۔ وہ وعدوں کی وصولی بیشک کریں۔ لیکن زیادہ زور پہلے وعدے لکھوانے پر دیں۔

میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

ہمیشہ نومبر کے آخر میں کیا کرتا تھا۔ لیکن اس دفعہ میں نے اس کا ابھی سے اعلان کر دیا ہے۔ جماعتیں کوشش کریں۔ کہ نومبر کے آخر تک اکثر دوستوں سے وعدے لکھوالیں۔ گذشتہ سالوں میں چونکہ یہ طریق رائج رہا ہے۔ کہ وعدے مارچ کے مہینہ تک قبول کئے جا سکتے تھے۔ اس لئے جو کمی رہ جائیگی۔ وہ دسمبر کے مہینہ یا اس کے بعد بھی پوری ہو جائے گی۔ مگر یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وعدے ڈیوڑھے۔ دوگنے۔ چارگنے بلکہ پانچ گنے ہو جائیں۔ اگر ہر سال جماعت بڑھتی چلی جائے۔ تو یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ دوست اگر ایمان اور اخلاص سے وعدے لکھوائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی اس کام میں جماعت کی مدد کریں گے۔ میں نے بہت دفعہ دیکھا ہے۔ کہ بعض غیر احمدی بھی اسلام کی خدمت کے لئے بڑی لجاجت سے چندہ دیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بھی ایمان ہوتا ہے۔ اس لئے جب وہ اسلام کی خدمت کے متعلق کوئی اسکیم سنتے ہیں۔ تو وہ اس میں مدد دینے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ پس دوسرے لوگوں میں بھی اس چندہ کی تحریک کرو۔ اور پھر دعائیں کرو۔ خصوصاً واقفین زندگی دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ تا خدا تعالیٰ انہیں بھی ایمان دے۔ اور باقی لوگوں کا بھی حوصلہ بڑھائے۔ پھر ہر ایک مبلغ یہ عہد کرے۔ کہ وہ سال میں ایک احمدی بنا لینے پر فخر نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کوشش کرے گا۔ کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں افراد احمدیت میں داخل ہوں۔ اگر وہ ایک احمدی بنا لینے پر فخر کرے گا۔ تو وہ بے ایمان ہوگا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ جب بھی مجھے کوئی ضرورت پیش آئی ہے۔ اس نے اسے غیب سے پورا کیا ہے۔ میں نے کسی سے کبھی مانگا نہیں۔ ہاں اگر کوئی خوشی سے کوئی چیز پیش کرتا ہے۔ تو میں اسے لے لیتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ بچپن میں میں گھر سے باہر نکلا۔ تو ایک دوست نے میرے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا میں نے بھی اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس نے میرے ہاتھ پر ایک چونی رکھدی۔ میں نے اس میں بڑی ذلت محسوس کی۔ اور میں نے بڑبڑا کر کہا۔ کہ میں یہ چونی نہیں لیتا۔ اور گھر کی طرف بھاگ گیا۔ گھر جا کر میں نے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا۔ آپ نے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ایک حدیث سنائی کہ ما اعطیت بغیر استشراف نفسك فخذہ بارك اللہ لك

یعنی جو کوئی مجھے بغیر سوال کرنے کے کچھ دے تو اسے قبول کرے اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا اور فرمایا۔ یہاں چونّی کا سوال نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے کہ وہ لوگوں کو وحی کرے گا کہ وہ میری مدد کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس شخص کو وحی کی تھی اور وہ یہاں آیا تھا اس لئے تم نے اس چونّی کے لینے سے کیوں انکار کیا۔ تم کو تو اس چونّی کی قدر کرنی چاہیئے تھی۔ پس جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور اس سے رات دن دعائیں مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ

دلوں کی کھڑکیاں کھول دیتا ہے

پس تم دعائیں مانگو۔ لوگوں کے دلوں کی کھڑکیاں خود بخود کھل جائیں گی۔ پھر سینکڑوں نہیں لاکھوں اور کروڑوں افراد ہر سال احمدیت میں داخل ہوں گے یوں تو دوسرے لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم افریقہ۔ امریکہ اور دوسرے تمام ممالک میں غیر مسلموں کو مسلمان بنا رہے ہیں۔ اور انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امّت میں شامل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد جو شخص احمدیت کو سمجھ لیتا ہے وہ ہمارے عقائد بھی اختیار کر لیتا ہے

ورنہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسے احمدیت کی تو سمجھ نہیں آئی ہاں اسلام کی سمجھ آگئی ہے اسے ہم یہی کہتے ہیں کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ پھر احمدیت سمجھ آجائے تو اسے قبول کر لینا اور اگر سمجھ نہ آئے تو بے شک اسے قبول نہ کرنا۔ ہماری غرض تو صرف یہی ہے کہ

لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں

بعض دفعہ پاکستان اور ہندوستان سے بھی اس قسم کے خطوط آجاتے ہیں کہ ہمیں احمدیت کی سمجھ نہیں آئی ہاں اسلام کی سمجھ آگئی ہے کیا آپ ہمیں اسلام میں داخل کر سکتے ہیں اور ہم انہیں یہی لکھتے ہیں کہ آپ بڑی خوشی سے اسلام قبول کریں۔ احمدیت کا قبول کرنا ایک ضمنی بات ہے اصل چیز اسلام ہے اگر لاکھوں اور کروڑوں اشخاص اسلام میں داخل ہو جائیں تو وہی لوگ احمدیت کے بھی دست و بازو ثابت ہو سکتے ہیں۔ پس تبلیغ کو وسیع کرو اور لاکھوں لاکھ افراد کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کرو۔ یہی مقصد ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ پشاور کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۹ ۱۰ ۵۵ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت مکرم شمس الدین صاحب امیر مقامی جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے کی اور عطاء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھی۔

ابتداء میں صدر محترم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا آغاز ۱۹۲۸ء میں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ اب مسلمانان پاکستان نے بھی یہ تقریب منانی شروع کر دی ہے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق پہلی تقریر مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ پشاور کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور پُرنور کے دو دوروں کا مفصل ذکر کیا مصائب و تکالیف کے دور میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صبر و استقلال اور استقامت و شجاعت کی مثالیں بیان کیں اور فتح و اقبال کے دور میں آپؐ کا بے مثال عفو اور رحم واقعات کی روشنی میں پیش کیا اور نہایت موثر پیرایہ میں ثابت کیا۔

اس کے بعد مرزا آفتاب احمد صاحب نے نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا چراغ دین صاحب انچارج مبلغ پشاور نے "اسلام کی اخلاقی تعلیمات" پر فرمائی۔ والدین کے حقوق۔ سچائی اور آداب مجلس تفصیلاً بیان فرمائے اور قرآن کریم و احادیث سے ان امور کی ضرورت اہمیت اور فوائد پر بصیرت افروز روشنی ڈالی اور ساتھ ہی ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ان اصولوں کے بارے میں عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے حاضرین سے دردمندانہ لہجہ میں اپیل کی کہ ان امور پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

مولا بخش سیکرٹری تبلیغ پشاور

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مرحوم کی وفات پر

تعلیم الاسلام کالج یونین کی تعزیتی قرارداد

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا سٹاف۔ یونین کے عہدہ داران اور ممبران اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مرحوم سابق رئیس التبلیغ بلاد امریکہ اور ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ گو آپ کو اپنی زندگی میں انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ نے نہایت خندہ پیشانی سے ان کا مقابلہ کیا اور آپ کا کام بحیثیت ایک مبلغ اور بحیثیت ایک ایڈیٹر کے دونوں حالتوں میں قابل صد ستائش رہا ہے۔ یہاں تک کہ آپ آخر دم تک خدا کے دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ کی وفات جہاں آپ کے خاندان کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے وہاں جماعت کے لئے بھی ایک سانحہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سعید رحمانی وائس پریذیڈنٹ تعلیم الاسلام کالج یونین ربوہ

سیلاب زدگان کیلئے احمدی ڈاکٹر

فوری طور پر اپنی خدمات وقف کریں!

"مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقہ میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جہاں کپڑوں اور خوراک کی ضرورت ہے وہاں انہیں طبی امداد کی بھی فوری ضرورت ہے کیونکہ سیلاب زدہ علاقوں میں کثرت سے وبائی امراض کے پھوٹنے کا احتمال ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں خواہش فرمائی ہے کہ سیلاب زدگان کی طبی امداد کے لئے احمدی ڈاکٹر صاحبان فوری طور پر کم از کم دس دن کے لئے اپنی خدمات وقف کریں!

لہٰذا تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہاں کے ڈاکٹر صاحبان کو حضور کی اس خواہش کی تعمیل کے لئے تحریک فرمائیں اور انہیں اس خدمت کے لئے تیار کر کے بذریعہ تار دفتر مرکزیہ میں اطلاع دیں تاکہ انہیں متعلقہ علاقوں میں بھجوایا جا سکے۔

امید ہے کہ احمدی ڈاکٹر صاحبان زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدمت خلق کے لئے وقف کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے!

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خریداران الفرقان کے لئے ضروری اطلاع

جن خریداران الفرقان کو ماہ ستمبر ۱۹۵۵ء کا رسالہ بذریعہ وی۔پی ارسال کرنے کی اطلاع کی گئی تھی۔ بعض وجوہات سے ان کے نام اس ماہ کا رسالہ وی۔پی نہیں کیا گیا۔ ایسے تمام احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے نام ماہ نومبر ۵۵ء کا رسالہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائیگا۔ بہتر ہوگا کہ ایسے تمام احباب یکم تاریخ سے قبل ہی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں نومبر کا رسالہ وی۔پی ہوگا۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

کالج کی ٹیم کے عہدہ دار

ذیل کے احباب تعلیم الاسلام کالج ہاکی ٹیم کے اس سال کے (۱۹۵۵-۵۶) عہدیدار مقرر ہوئے ہیں (۱) پریذیڈنٹ۔ بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے (۲) کیپٹن عبدالحمید شاہد تھرڈ ایئر (۳) سیکرٹری عبداللطیف غزنوی سیکنڈ ایئر

(سیکرٹری کالج ہاکی ٹیم)

امریکی امداد کے تحت سوتی کپڑے کی پہلی کھیپ کراچی پہنچ گئی

پاکستان میں سوتی کپڑے کی قیمتیں گر جانے کا امکان

کراچی یکم نومبر۔ امریکی امداد کے تحت بر طانوی کپڑے کی پہلی کھیپ کل کراچی پہنچ گئی ہے یہ کپڑا تین جہازوں پر لدا ہوا ہے۔ جو کل کراچی کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہوئے ہیں۔ ان جہازوں میں سے کپڑا اتارنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

برطانیہ ہالینڈ اور جاپان سے کپڑے سے لدے ہوئے بعض اور جہاز روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ جہاز عنقریب کراچی اور چاٹگام کی بندرگاہوں میں پہنچ جائیں گے۔ کراچی کے کاروباری حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ امریکی امداد کے تحت غیر ملکی کپڑے کے پاکستان پہنچ جانے کے بعد ملکی کپڑے کی قیمتوں میں خاصی کمی کا زبردست امکان ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آج جو کپڑا کراچی پہنچا ہے۔ وہ کتنی مالیت کا ہے۔ البتہ درآمدی کپڑا عمدہ کوالٹی کا ہے اور زیادہ تر ایسی اقسام پر مشتمل ہے۔ جو پاکستان میں تیار نہیں ہوتیں۔

یاد رہے جنوری ۱۹۵۵ء کے دوسرے ہفتہ میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان تین معاہدوں پر دستخط ہوئے تھے۔ ان معاہدوں کے تحت پاکستان کو کل گیارہ کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد ملنی تھی۔ ان معاہدوں کا مقصد یہ تھا۔ کہ پاکستان کے طویل المیعاد اقتصادی ترقی کے منصوبوں میں خود اس کے وسائل کو ترقی دی جائے۔ دوسرے پاکستان کو صنعتی اور بنیادی ضرورت کی وہ اشیاء فوری طور پر فراہم کی جائیں۔ جن کی ملک میں قلت ہے۔ امریکی امداد کے تحت غیر ملکی سوتی کپڑے کی درآمد اسی زمرہ میں شامل تھی۔ چنانچہ بعد امریکہ اور پاکستان نے برطانیہ، فرانس، بلجیم، جاپان، مغربی جرمنی اور ہالینڈ وغیرہ سے سہ طرفی معاہدے طے کئے تھے۔ ان معاہدات کے مطابق امریکہ نے متذکرہ ممالک کو امریکی ڈالر فراہم کرنا تھی۔ جس کے عوض ان ممالک نے پاکستان کو سوتی کپڑے دینے کا وعدہ کیا تھا اب جو کپڑا کراچی پہنچا ہے۔ وہ انہی معاہدات میں سے ایک کے تحت برطانیہ سے پاکستان بھیجا گیا ہے۔

مزید آٹھ لاکھ روپے کی امداد

لاہور۔ یکم نومبر۔ حکومت پاکستان نے ملتان ڈویژن کے اضلاع لائل پور، منٹگمری اور جھنگ میں سیلاب زدگان کو بلاسود تقاوی قرضے دینے کے لئے آٹھ لاکھ روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔ ملتان ڈویژن کے لئے پہلے بھی نو لاکھ روپے منظور کئے جا چکے ہیں جن میں سے ایک لاکھ بیس ہزار روپے لائل پور کے ضلع کو دئے گئے ہیں۔

امریکیوں کو اشتراکی ملکوں میں جانے کی اجازت

واشنگٹن۔ یکم نومبر۔ امریکہ نے مشرقی یورپ اور روس میں امریکیوں کے سفر پر سے پابندیاں ہٹالی ہیں۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ اب ان ممالک میں امریکیوں سے اچھا سلوک کیا جانے لگا ہے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ چین کے سفر پر سے اس وقت تک پابندیاں دور نہیں کی جائیں گی۔ جب تک چین ان ۱۲ امریکیوں کو رہا نہ کرے جو اب تک وہاں قید ہیں۔

عرب ممالک کے فوجی معاہدے

عمان ۲ نومبر۔ شام کے وزیر اعظم سید الغازی وزیر اعظم اردن سید المفتی سے گفت و شنید کرنے کے لئے کل بذریعہ ہوائی جہاز عمان پہنچے۔ وزیر اعظم نے اپنی ملاقات میں شام اور مصر کی سرحدوں پر اسرائیل کے حالیہ حملوں اور سید الغازی اور وزیر اعظم لبنان سید رشید کرمی کی گذشتہ ہفتہ کی گفت و شنید پر بات چیت کی۔ ان دونوں وزرائے اعظم نے شام اور لبنان کے مجوزہ فوجی معاہدہ پر بات چیت کی تھی۔

سید الغازی نے اردن کے شاہ حسین کو شام کے صدر شکری القوتلی کا ایک ذاتی پیغام بھی دیا۔ گذشتہ ستمبر سے جب سے کہ سید الغازی وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہوئے ہیں۔ اردن دوسرا عرب ملک ہے جہاں آپ آئے ہیں۔ اس سے قبل وہ مصر، سعودی عرب اور لبنان کا دورہ کر چکے ہیں۔ مصر میں وزیر اعظم جمال عبد الناصر کے ساتھ اس ماہ کے شروع میں ان کی بات چیت شام اور مصر کے مابین باہمی فوجی معاہدہ پر منتج ہوئی یہاں کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ شام کے وزیر اعظم اردن کے ساتھ بھی ایک ایسا ہی فوجی معاہدہ طے کرنے کا خیال رکھتے ہیں۔

گذشتہ ہفتے مصر اور سعودی عرب کے درمیان ایک فوجی معاہدہ طے پا چکا ہے۔ بغداد کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ عراق کی حکومت بھی شام کے ساتھ اسی نوعیت کے فوجی معاہدہ کا خیر مقدم کرے گی۔ عراق کے وزیر خارجہ نے بغداد میں شام کے سفیر سے کہا ہے کہ عراق چاہتا ہے کہ فوجی معاہدے کی بات چیت کے لئے شام اپنا وفد عراق بھیجے۔

افغانستان روس سے اسلحہ حاصل کرے گا

پختونستان کا مطالبہ شر انگیز، لایعنی اور غیر ممکن ہے (لنڈن ٹائمز)

پشاور ۲ نومبر۔ افغانستان نے اعلان کیا ہے کہ وہ مغربی طاقتوں کے انکار کی صورت میں روس سے اسلحہ حاصل کرے گا۔ ادھر کابل ریڈیو نے پاکستان کے خلاف اپنے شر انگیز پروپیگنڈے کی مہم تیز تر کر دی ہے۔ آج ایک نشریے میں کہا گیا ہے کہ اگر ڈیورنڈ لائن نہ ہوتی تو پنجاب، سندھ اور کشمیر افغانستان میں ہوتے۔ ادھر افغانستان حکومت نے ڈیورنڈ لائن پر واقع اپنے تمام قلعوں میں فوج کی تعداد اور بڑھا دی ہے۔ ان سب کارروائیوں کے باوجود افغانستان سے ہجرت کر کے آنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور وہ درہ خیبر کے اس پار کے بارے میں بڑی بھیانک کہانیاں بیان کر رہے ہیں۔ کابل حکومت اور اس کے دوستوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود غیر ممالک میں پختونستان کے مطالبے کو ذرہ بھر بھی مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی۔ لنڈن ٹائمز نے ایک اداریے میں اسے "شر انگیز، لایعنی اور غیر ممکن" قرار دیا ہے۔

روس سے اسلحہ

مصر میں افغانستان کے سفیر مسٹر صلاح الدین سلجوقی نے قاہرہ میں اعلان کیا کہ اگر مغربی ممالک نے افغانستان کو اسلحہ نہ دیا تو ان کا ملک روسی اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا مسٹر سلجوقی نے بتایا کہ ان کی حکومت نے امریکہ اور برطانیہ سے جدید ترین اسلحہ خریدنے کی درخواست کی ہے۔ لیکن اگر یہ درخواست رد کر دی گئی تو وہ روس سے اسلحہ حاصل کرے گی۔

پاکستانی حملہ

افغان سفیر نے روزنامہ "القاہرہ" کے ایک نمائندہ سے انٹرویو کے دوران کہا کہ افغانستان کو پاکستان کی طرف سے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں۔ آپ نے بتایا کہ افغانستان کو مشرق یا مغرب کی طرف سے کسی فوجی معاہدہ میں شرکت کی کوئی دعوت نہیں دی گئی سلجوقی نے مغربی طاقتوں پر الزام عائد کیا کہ وہ افغانستان کو مغربی فوجی معاہدوں میں شامل کرنے کے درپے ہیں اور اس مقصد کے لئے افغانستان پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان اور عرب ممالک کے باہمی تعلقات بڑے دوستانہ اور گہرے ہیں۔ صلاح الدین سلجوقی نے اسرائیلی حملوں کی مذمت کی اور بتایا کہ افغانستان عرب معاملات کی حمایت کرتا ہے آپ نے بتایا کہ افغانستان نے دوسری ایشیائی افریقی کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے

کابل ریڈیو

کابل ریڈیو نے یکایک پاکستان کے خلاف اپنا معاندانہ پروپیگنڈا تیز تر کر دیا ہے۔ افغانستان نے اپنی ملک گیری کی ہوس چھپانے کے لئے پختونستان کا جو ڈھونگ کھڑا کر رکھا ہے کابل ریڈیو نے کل رات اس کا پول بھی کھول دیا ریڈیو کے ایک نشریے میں کہا گیا کہ اگر ڈیورنڈ لائن نہ ہوتی تو پنجاب، سندھ اور کشمیر کے علاقے افغانستان میں ہوتے (دہلی)

لبنان اور اشتراکی اسلحہ

بیروت ۲ نومبر۔ لبنان کے وزیر اعظم سید رشید کرمی نے کل یہاں بتایا کہ ان کی حکومت نے روس یا چیکوسلاواکیہ سے اسلحہ دینے کے لئے نہیں کہا ہے اور نہ ہی ان دونوں اشتراکی ممالک نے لبنان کو اس قسم کی کوئی پیش کش کی ہے۔ اخبار نویسوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ لبنان اور شام کا فوجی معاہدہ کن مقاصد کے ماتحت کیا گیا ہے سید کرمی نے بتایا کہ اس سے دونوں ملکوں کی دفاعی پوزیشن بہت مضبوط ہو جائے گی۔ اسرائیل سے کشیدگی کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عرب ممالک اب اسرائیل کے جارحانہ اقدامات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ اسرائیل کب عرب ممالک سے جنگ کا ارادہ رکھتا ہے تو انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو اس کی جرأت نہیں ہو گی۔ کیونکہ تاحال اسرائیل کے اس قسم کے کسی منصوبے کی اطلاع نہیں ملی۔

مشرق وسطیٰ کے روسی سفیروں کی کانفرنس

قاہرہ ۳ نومبر۔ عرب ممالک، ترکیہ اور ایران میں روس کے سفیر عنقریب ہی قاہرہ میں مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر بات چیت کریں گے۔ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس ہے۔ اس کی صدارت مصر میں مقیم روسی سفیر کریں گے

اردن اور شام میں معاہدہ

عمان ۲ نومبر۔ اردن و شام کے وزرائے اعظم کی بات چیت کے بعد یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں وزرائے اعظم نے ایک ایسا معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا جس کی رو سے دونوں میں سے کسی ملک پر بھی حملہ دونوں پر حملے کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اس سلسلے میں ابھی مزید بات چیت جاری رہے گی۔

دہلی۔ ریڈیو کابل نے اس لائن کو جو ۱۸۹۵ء سے چلی آ رہی ہے ایک فرضی لائن قرار دیا ہے

کابل ریڈیو نے تمام حملہ آوروں کے متعلق جن میں مغل بھی شامل ہیں اپنی موافقت کی دینگ بھی ماری۔ اور علی الاعلان جارحانہ کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ (نوائے وقت ۳ نومبر)

احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کی امدادی سرگرمیاں

(بقیہ صفحہ ۱)

دغیرہ وہاں کے سیکٹر کمانڈر اور دیگر حکام کی زیر نگرانی نہایت منظم طریقہ سے تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح دریا کے اس پار کوٹ نور ملک۔ شیخوپور تکیہ پیوں شاہ۔ کورد ٹانہ۔ دریا بدوابہ کے مصیبت زدہ لوگوں میں حسبِ ضرورت کثرت سے کپڑے وغیرہ تقسیم کئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کے رضاکار خدام نے جنہوں نے دونوں سیکٹروں میں سامان تقسیم کیا۔ بڑی ہمت اور جوانمردی کا مظاہرہ کی۔ دوستوں اور گذرگاہوں کا یہ عالم تھا۔ کہ ابھی تک وہاں سوائے گورنمنٹ کے راشن کے اور کوئی چیز تقسیم نہ ہوئی تھی۔ اور نہ ہی ریلیف پارٹی ان دیہات میں پہنچی تھی۔ جن خدام نے یہ خدمت سرانجام دی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

کوٹ نیناں سیکٹر ۱۔ محمد احمد صاحب قمر قائد خدام الاحمدیہ۔ عبد الرحمٰن صاحب بٹ نائب قائد حمید الدین صاحب۔

کوٹ نور ملک سیکٹر ۲۔ بشیر احمد صاحب قلعی گر محمد اسحٰق صاحب۔ الطاف احمد صاحب۔ اور عبد الرحمٰن صاحب بٹ جو کوٹ نیناں سے کام ختم کر کے کوٹ نور ملک سیکٹر بھی پہنچ گئے تھے۔ ان علاقوں میں سامان پہنچنے سے ایک دن قبل چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب میجر عبد الرحمٰن صاحب بشیر الدین صاحب اور خاکسار ظہور الحسن نے ان سیکٹروں کا دورہ کیا اور مختلف دیہات کے روح فرسا مقامات کی تصویریں لیں اور وہاں کے متعلقہ حکام سے مل کر تقسیم پارچات و دیگر امور کے متعلق انتظام کیا۔

کوٹ نیناں کے سیکٹر کمانڈر کیپٹن محمد حنیف محمد یاسین شاہ صاحب۔ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ مسلم لیگ کے مقامی صدر اور میاں محمد شریف صاحب مقدم نے ہمارے نوجوانوں کی تقسیم کے کام میں پوری پوری مدد کی۔ اور پورا وقت وہاں موجود رہے۔ احمدیہ ریلیف کمیٹی ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خدمتِ خلق کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

براہِ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں! (مینیجر الفضل)